Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ | ۷ شہادت ۱۳۵۹ ہش | ۷ اپریل ۱۹۸۰ء | نمبر ۷۹

# اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۶ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

طبیعت ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی۔ کل قارورہ کے ٹیسٹ میں انفکشن پہلے سے زیادہ ہے، ضعف بھی ہے۔

احباب کرام درد دل سے مسلسل اور متواتر دعائیں جاری رکھیں کہ رشافی مطلق مولا کریم اپنے خاص الخاص فضل و کرم سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ الودود کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے آپ کو روح القدس کی تائید سے نوازے اور ہر ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

-- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت رات قلب کا حملہ ہونے کی وجہ سے ناساز ہے۔ ہلکا بخار ہے اور سر درد بھی ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے آمین

# نظامِ وصیت میں مرض الموت کی تعیین تشخیص جائیداد کے قواعد

## مزید اگلے سال تک کے لئے ملتوی کر دیئے گئے

### مجلس مشاورت کی تفصیلی روداد، دوسرا اجلاس ۲۹ مارچ ۱۹۸۰ء

قسط نمبر ۴

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر چار بجکر سات منٹ پر اس اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے حضور نے دعا کروائی اور اس کے بعد حضور نے مکرم رانا محمد خان صاحب امیر ضلع بہاولنگر کو طلب فرمایا اور ان کو مجلس کی کارروائی کے دوران حضور کے ہمراہ بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس وقت پروگرام کی جو ترتیب چل رہی تھی اس کے مطابق اس وقت وقف جدید کا بجٹ پیش ہونا تھا۔ مگر حضور نے فرمایا کہ وقف جدید کے معاملات انشاء اللہ کل زیر بحث آئیں گے۔ اور اب بہشتی مقبرہ کی سب کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوگی۔ چنانچہ اس سب کمیٹی کے صدر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ آئے اور انہوں نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس سب کمیٹی کے ذمہ ایجنڈا کی تجویز نمبر ۶ اور شوریٰ کمیٹی نظارت بہشتی مقبرہ کی رپورٹ پر غور و خوض شامل تھا۔

ایجنڈا کی تجویز ۶ مرض الموت کے مفہوم کی تشریح کے بارے میں تھی۔ تجویز کا پہلا فقرہ یوں تھا۔

"رسالہ الوصیت کی رو سے مرض الموت میں کی ہوئی وصیت جائز نہیں۔"

سب کمیٹی نے بتایا کہ یہ فقرہ رسالہ الوصیت میں موجود نہیں۔ سب کمیٹی نے سفارش کی کہ افراد جماعت کے ذہول میں یہ امر راسخ کرنے کی ضرورت ہے کہ وصیت کرنے والا ایک لمبے عرصہ تک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانی پیش کرے۔ اور صرف موت کو قریب دیکھ کر اپنے مال کی قربانی کے لئے تیار نہ ہو جائے۔ سب کمیٹی نے مرض الموت کی تعریف کرتے ہوئے یہ سفارش کی کہ نظام وصیت کے لئے مرض الموت سے مراد وہ بیماری ہوگی جس میں بیمار کی فوری موت واقع ہونے کا احتمال ہو اور اس میں ہی موت واقع ہو جائے۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ اگر یہ بات رسالہ الوصیت میں نہیں ہے تو کہاں لکھی ہے؟ اس پر سب کمیٹی کے سیکرٹری مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ وصیت فارم کی پشت پر لکھا ہوا ہے اور اس لئے لکھا گیا ہے۔ کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک سے زائد بار یہ ارشاد فرمایا تھا اس پر حضور ایدہ اللہ نے سب کمیٹی کے صدر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب کو ارشاد فرمایا کہ یہ بات واضح کریں۔

اس پر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وہ اقتباسات پڑھ کر سنائے جن میں حضور نے مرض الموت کی وصیت کو ناپسند فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مرض الموت کی وصیت کو ناپسند فرمایا تھا۔

اس کے بعد حضور نے سب کمیٹی کی سفارش میں "فوری طور پر" کے الفاظ ہٹائے جانے کے لئے ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ بعض بیماریوں میں موت واضح ہوتی ہے مگر مریض چند ماہ کے بعد مرتا ہے حضور نے اپنے ایک چچازاد بھائی کی مثال دی جن کی وفات سے سوا ماہ قبل ڈاکٹروں نے بتا دیا تھا کہ اس کی موت سوا مہینے کے بعد ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ اس طرح سے اگرچہ یہ موت مرض الموت میں ہوئی مگر "فوری طور پر" واقع نہیں ہوئی اس ترمیم کے بعد سب کمیٹی کی سفارش کا جملہ یوں بن گیا۔

"ایسی بیماری جس میں موت واقع ہونے کا احتمال ہو۔ اور اس میں اس کی موت واقع ہو جائے۔"

اس کے بعد حضور کے ارشاد پر مکرم رانا محمد خان صاحب نے نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے دینے کے لئے نام طلب کئے۔ چنانچہ ابو المبارک محمد عبداللہ میجر منظور احمد ساہیوال، نذیر احمد خادم ضلع بہاولنگر، عتیق احمد باجوہ وہاڑی، نعیم احمد خان کراچی، عنایت اللہ کنری، نصر اللہ بھلی ضلع سرگودھا اور شمس الدین لاہور نے اپنے نام لکھوائے اور علی الترتیب اپنا مشورہ پیش کیا۔

اس کے بعد چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے ترمیم شدہ تعریف پڑھی اور حضور کے ارشاد پر مکرم رانا محمد خان صاحب نے نمائندگان شوریٰ سے اس تجویز پر رائے لی۔ تمام احباب نے کھڑے ہو کر سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کیا۔ اور سب کمیٹی کی مجوزہ مرض الموت کی تعریف منظور کرنے کی سفارش کی گئی

اس کے بعد بہشتی مقبرہ سب کمیٹی کے صدر چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نے سب کمیٹی کی باقی رپورٹ پڑھی اور بتایا کہ پچھلے سال حضور ایدہ اللہ نے وصیت کے معاملات میں تشخیص جائیداد کے اصول طے کرنے کے لئے ایک شوریٰ کمیٹی بنائی تھی جس کی سفارشات کو کچھ

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

## خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۶ تا ۲۰ مئی ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے قائدین اس سلسلہ میں کوشش کریں اور مرکز کو بھی مطلع کرتے رہیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ شہادت ۱۳۵۹ ہش
۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۰ ہجری

# عبادتِ الٰہی اور اُس کے دو بنیادی حصّے

شریعت کے دو ہی پہلو ہیں ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ شریعت پر کما حقہٗ عمل کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور انسانوں کے حقوق بھی بجا لائے۔ ان دونوں حقوق میں سے کسی کا ترک معصیت پر دلالت کرتا ہے جس کی بناء پر انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

جہاں تک حقوق اللہ کا تعلق ہے۔ بنیادی حق اس کا یہ ہے کہ انسان پرستش کے لائق صرف خدا تعالیٰ ہی کو سمجھے اور صرف اور صرف اُسی کی عبادت کرے اور اس میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حق اس کا ایک بنیادی حق ہے۔ اُس نے انسان کو پیدا ہی اپنی عبادت کے لئے کیا ہے۔ جیسا کہ اُس نے خود فرمایا ہے:۔

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝"
(الذّٰریٰت : آیت ۵۷)

ترجمہ:۔ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

چونکہ انسان کی پیدائش کا مقصد ہی یہ ہے کہ وہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اس لئے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک زبردست انتباہ بھی فرمایا اور وہ یہ کہ بنی نوع انسان اس کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بنائیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝"
(الذّٰریٰت - آیت ۵۲)

ترجمہ:۔ اور تم اللہ کے ساتھ کسی اور کو معبود نہ بناؤ۔ میں اس کی طرف سے ایک کھلا کھلا ہوشیار کرنے والا ہوں۔

جہاں تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا تعلق ہے اُس کے دو پہلو یا دو حصے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝"
(الاعراف - آیات ۵۶ ، ۵۷)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب کو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی پکارو۔ یقیناً وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ کرو اور اس (یعنی خدا) کو خوف اور طمع سے ساتھ پکارو۔ اللہ کی رحمت یقیناً محسنوں کے قریب ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حق اللہ یعنی عبادت الٰہی کے دو پہلوؤں یعنی خوفِ الٰہی اور محبت الٰہی کا ذکر کیا ہے۔ ان میں تَضَرُّعًا کا لفظ خوفِ الٰہی کے لئے اور خُفْيَةً کا لفظ محبت الٰہی کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ الٰہی آیات میں آگے چل کر خَوْفًا وَّطَمَعًا کے الفاظ سے اس کی از خود صراحت ہو جاتی ہے۔ خوفِ الٰہی کی تعلیم اس لئے دی تاکہ مومن اس کے زیر اثر اعتداء سے بچیں اور گناہوں کے قریب نہ پھٹکیں اور اس طرح زمین میں فساد پھیلانے کا موجب نہ بنیں۔ اسی لئے فرمایا۔ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا اور محبت الٰہی سے متصف ہونے پر زور اس لئے دیا کہ مومن اعتداء سے مجتنب رہنے پر ہی اکتفا نہ کریں بلکہ پوری شرائط کے ساتھ نیکیاں بجا لانے میں ترقی کر کے مُحْسِنِيْن میں شامل ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور افضال و انعامات کے مورد بنیں۔ اسی لئے فرمایا۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

الغرض حق اللہ کے دو اہم پہلو ہیں ایک خوفِ الٰہی اور دوسرے محبت الٰہی جب تک ان دونوں پہلوؤں کو مدنظر نہ رکھا جائے اس وقت تک عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا اگر دیکھا جائے تو خوفِ الٰہی سے عاری ہونا انتہائی خوفناک روحانی بیماری ہے۔ اس کے نتیجہ میں گناہوں کے ارتکاب میں دلیری پیدا ہوتی ہے اور اصلاح نہ ہونے کی صورت میں انسان بالآخر غضبِ الٰہی کا مورد بنے بغیر نہیں رہتا۔ عافیت اسی میں ہے کہ انسان ہر آن خشیتِ الٰہی سے معمور رہے اور اس کے زیر اثر گناہوں کے ارتکاب سے مجتنب رہتے ہوئے محبت الٰہی کے وصف سے متصف ہو اور نیکیوں میں ترقی کر کے محسنین میں شامل ہونے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے تاکہ وہ اس خطرناک روحانی بیماری سے محفوظ رہے جو خوفِ الٰہی سے عاری ہونے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے بلکہ نیکیوں میں ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کے افضال و انعامات کا وارث قرار پائے۔ جب تک انسان خوفِ الٰہی اور محبت الٰہی کے اوصاف سے متصف نہ ہو اس وقت تک عبادت کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوفِ الٰہی اور محبت الٰہی کو عبادت کے دو اہم پہلو قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"عبادت کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ جو انسان اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو ڈرنے کا حق ہے۔ خدا تعالیٰ کا خوف انسان کو پاکیزگی کے چشمہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی روح گداز ہو کر الوہیت کی طرف بہتی ہے اور عبودیت کا حقیقی رنگ اس میں پیدا ہوتا ہے۔ دوسرا حصہ عبادت کا یہ ہے کہ انسان خدا سے محبت کرے جو محبت کرنے کا حق ہے۔ اسی لئے فرمایا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ دنیا کی ساری محبتوں کو فانی اور آنی سمجھ کر حقیقی محبوب اللہ تعالیٰ ہی کو قرار دیا جاوے یہ وہ حق ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی نسبت انسان سے مانگتا ہے.....

خوف اور محبت دو ایسی چیزیں ہیں کہ بظاہر ان کا جمع ہونا بھی محال نظر آتا ہے کہ ایک شخص جس سے خوف کرے اس سے محبت کیونکر کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کا خوف اور محبت ایک الگ رنگ رکھتی ہے۔ جس قدر انسان خدا کے خوف میں ترقی کرے گا اسی قدر محبت زیادہ ہوتی جاوے گی اور جس قدر محبت الٰہی میں ترقی کرے گا۔ اسی قدر خدا تعالیٰ کا خوف غالب ہو کر بدیوں اور برائیوں سے نفرت دلا کر پاکیزگی کی طرف لے جائے گا۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۸-۲۹۹)

## "خدا کو یاد کر راتوں کو اُٹھ کر"

خوشامد پر کبھی خوش ہو نہ اے دوست
حقیقت کا بھرم یوں کھو نہ اے دوست

اگر جویا ہے حق کی رحمتوں کا
تو گھوڑے بیچ کر تو سو نہ اے دوست

خدا کو یاد کر راتوں کو اُٹھ کر
دعائے شب سے غافل ہو نہ اے دوست

کسی کی رہ میں از راہِ عداوت
تو بھولے سے بھی کانٹے بو نہ اے دوست

کرے جس پہ ملامت نفس تیرا
طوق اُس عمل میں ہو نہ اے دوست

غم و آلام ہیں گر تیرا مقسوم
تو ان پہ صبر کر اور رو نہ اے دوست

یہ دولت چیز ہے اک آنی جانی
تو اپنی جان اس پہ کھو نہ اے دوست

کوئی احسان کسی سے کر کے اک بار
کبھی پھر تو جتا اس کو نہ اے دوست

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور ہماری ذمہ داریاں

(مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم - دارالیمن — ربوہ)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ کے قیام کی غرض ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِّنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ

یعنی تم بہترین امت ہو جو انسانوں کے فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ تمہارا کام ہے کہ تم لوگوں کو نیکیوں کی تلقین کرو اور بدیوں سے روکو اور اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان تم سے ظاہر ہو۔ اگر اہل کتاب بھی ایمان لائیں تو اُن کے لئے کیا ہی اچھا ہو۔ ان میں سے بعض ایمان بھی لاتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جمع ہونے والوں کا مقصد یہ بتایا ہے کہ اوّل وہ اپنے علم اور عمل اور نیکی اور تقویٰ میں باقی تمام قوموں سے بہتر ہوں۔

دوم: وہ بنی نوع انسان کے لئے ہر طرح سے نفع بخش ہوں اور ان کی ہمدردی سے پُر ہوں اور ان کی بھلائی کے لئے کوشاں ہوں۔

سوم: وہ لوگوں کو نیکی کا حکم دینے والے ہوں اور برائیوں سے روکنے والے ہوں اور ایسا اعلیٰ درجہ کا نمونہ پیش کرنے والے ہوں کہ انہیں دیکھ کر خود بخود نیکی کی طرف رغبت پیدا ہو اور بدی سے نفرت ہو۔

چہارم: وہ خدا تعالیٰ پر حقیقی اور دلکش ایمان رکھنے والے ہوں۔ ایسا ایمان جو انسان کی سفلی زندگی جلا ڈالتا ہے اور اس کے اندر ایک نور پیدا کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرواتا ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے والوں کو ان کا مثیل قرار دیا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بیسا کہ فرماتا ہے:

وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد ایک دوسری قوم میں بھی جو ابھی ان سے ملی نہیں اللہ تعالیٰ اس رسول کو بھیجے گا۔ وہ غالب اور حکمت والا ہے

ایک حدیث میں آتا ہے کہ صحابہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یہ آخرین کون ہیں۔ آپ نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

"لو كان الايمان معلقاً بالثريا لناله رجل او رجال من فارس (بخاری)

یعنی اگر ایک وقت ایمان لوگوں سے نکل کر ثریا تک بھی چلا گیا تو اس کو ایک فارسی النسل شخص یا اشخاص واپس لے آئیں گے۔ مفسرین نے بھی لکھا ہے کہ آخرین سے مراد مسیح موعودؑ کی جماعت ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک ہے وہ جو اب ایمان لایا
صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا۔
وہی مے ان کو ساقی نے پلادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اس سے معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض بھی وہی ہے جو صحابہؓ کے قیام کی غرض تھی جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ والی آیت میں فرمایا ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے کس کام کے لئے پیدا کیا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہتا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبۃ النصوح اور پاکیزگی، نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع [illegible] کی ہمدردی کو پھیلا دے۔ سو یہ گروہ اس کا خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیش گوئیوں میں فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو ان میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جاوے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا۔ وہ قادرِ مطلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی کو ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۴ تا ۸۵ طبع اوّل)

اسی طرح حضور فرماتے ہیں:

"خدا اس قوم کو ایک ایسی جماعت بنانا چاہتا ہے جس کے نمونہ سے لوگوں کو خدا یاد آوے اور جو تقویٰ اور طہارت کے اوّل درجہ پر قائم ہوں جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہو"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۷۵)

نیز فرمایا:

"تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ نیک عمل دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سے سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا [illegible] چنتا ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اس کو عزت دیتا ہے وہ اس کو عزت دیتا ہے۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا"

(کشتی نوح صفحہ ۱۷-۱۸)

فرمایا:

"تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو جو دوسرے اس کو قبول کریں کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو کوئی اس کو قبول نہیں کرتا کیا کوئی انسان میلی چیز پسند کر سکتا ہے؟ جب کپڑے میں ایک داغ بھی ہو وہ اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح جب تک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہوگی کوئی خریدار نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے۔ اسی طرح جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے" (ملفوظات صفحہ ۱۷۳)

جماعت کو تیار کرنے کی غرض بتاتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:

"اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ نہ ہو۔ میں نے دیکھا کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا وقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چُپ ہو رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے کہ اس پر اچھی طرح سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دے اور دل میں کینہ ہرگز نہ بڑھاوے جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑ دے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفاتِ حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہنچ جاؤ گے لیکن مجھے افسوس ہے کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے شماتتِ اعداء ہی نہیں ہے بلکہ ایسے لوگ خود بھی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔"

(تقریروں کا مجموعہ صہ۵)

## نوعِ انسان کی ہمدردی و خیر خواہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی نوح میں تعلیم کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں:۔

"غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تم مخلوقِ خدا سے ایسی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ کہ گویا تم ان کے حقیقی رشتہ دار ہو جیسا کہ مائیں اپنے بچوں سے پیش آتی ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو"

(ملفوظات جلد ۲ صہ۴۸)

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ اگر عفو نہ کیا جائے، ہمدردی نہ کی جاوے اس طرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ۳ صہ۳۴۸)

"متکبر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا۔ اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو۔ اگر ایک ہندو سے ہمدردی نہ کرو گے تو اسلام کے سچے وصایا اسے کیسے پہنچاؤ گے خدا سب کا ربّ ہے۔ ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو۔"

(ملفوظات جلد ۴ صہ۳۷۱)

"غرض نوعِ انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۸ صہ۱۰۲)

"میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو، دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہیئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنائی جاوے۔"

(ملفوظات جلد نہم صہ۷۴)

"خدا تعالیٰ نے انسان پر دو ذمہ داریاں مقرر کی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد۔ پھر اس کے دو حصے کئے ہیں۔ یعنی اوّل تو ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر دوسری مخلوقِ الٰہی کی بہبودی کا خیال۔"

(ملفوظات جلد نہم صہ۲۳۲)

## بچوں کی تربیت اور والدین کا فرض

شریعت نے حکم دیا ہے کہ جب بچہ پیدا ہو تو اُسے غسل دیا جائے اور اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے۔ گویا ابتداء سے ہی اُسے نیکی کی تلقین کی جائے۔ اس حکم کے ماتحت ماں باپ پر یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ بچپن سے ہی اپنی اولاد کی صحیح معنوں میں تربیت کریں۔

پھر ماں باپ پر فرض ہے کہ وہ بچوں کو اُن کے بچپن سے اسلام کی تعلیم اور احکام اُن کے ذہن نشین کریں۔ بیٹھنے، اُٹھنے اور کھانے پینے کے آداب سکھائیں۔ عبادات کے متعلق تمام ضروری مسائل ان کو یاد کرائیں اور ان کی اچھی طرح سے تربیت کریں۔ ان کی ظاہری اور باطنی صفائی کا خاص خیال رکھیں ان کو تعلیم دیں اور اُن کی تمام ضروریات حتی الوسع پوری کریں۔ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیں۔ جب بچہ دس سال کا ہو جائے تو پھر اگر وہ نماز نہ پڑھے تو اُسے مار پیٹ کر نماز پڑھانے کا حکم ہے۔ گویا ابتداء سے ہی اُسے اسلام پر کاربند رہنے کی تلقین اور کوشش کرتے رہیں۔ بچے کا فرض ہے کہ وہ ماں باپ کی ہر بات کو مانے اور اس پر عمل کرے۔ جس کام سے وہ منع کریں اس سے رک جائے۔ ہمیشہ اچھے کاموں میں مصروف رہے۔ بُری صحبتوں سے بچے۔ ماں باپ کی عزت کرے اور ان کے سامنے اُف تک نہ کرے۔ کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے ان کو تکلیف پہنچے بلکہ ان کے لئے ہر وقت دعائیں کرتا رہے اور جب وہ بوڑھے اور کمزور ہو جائیں تو ان کی تمام ضروریات کو پورا کرے اور ہر وقت ان کی خدمت میں لگا رہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کے بنیادی مقصد احیاء و غلبۂ اسلام کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس غرض سے دنیا میں بھیجا ہے کہ تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہو اور قرآنِ مجید کی عظمت کو دنیا میں قائم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا:۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کشتی نوح صہ۲۳)

اور پھر آپ نے قرآنی علوم حاصل کرنے اور قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی نہایت ہی پُر درد اور پُر اثر الفاظ میں تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے خلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظلّ تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔"

(کشتی نوح صہ۳۸)

پس ہم سب کا فرض ہے کہ ہم خود قرآن مجید پڑھیں، نوجوانوں اور بچوں کو پڑھائیں اور اس کی تعلیم کے مطابق عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

---

## مونگ اور منڈی بہاء الدین میں انصار اللہ کے اجتماع

مجلس انصار اللہ مونگ ضلع گجرات کے انصار اللہ کا اجتماع ۶ مارچ ۱۹۸۰ء کو بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم، عہد اور نظم خوانی کے بعد مکرم ڈاکٹر احمد حسن صاحب چیمہ نے تربیتی امور خصوصاً نماز کی ادائیگی، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت ترجمہ اور تفسیر سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعد ازاں خاکسار (ناظم انصار اللہ ضلع گجرات) نے "مخلوق کی محبت سے خالق کی محبت حاصل کی جا سکتی ہے" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پیاری ہے اور صوفیاء کا قول ہے الخلق عیال اللہ اس لئے جو بھی اس کی مخلوق سے ہمدردی اور خیر خواہی کرے گا خدا تعالیٰ کی محبت، پیار اور رضا کو حاصل کرے گا۔ پس ہر احمدی کو مخلوقِ خدا سے ہر رنگ میں محبت کرتے رہنا چاہیئے۔

## بمقام منڈی بہاء الدین، حلقہ شہر

حلقہ ب، ضلع گجرات کی ۳ مجالس انصار اللہ کا اجلاس ضلعی پروگرام کے مطابق ۷ مارچ کو ½ ۹ بجے مسجد احمدیہ منڈی بہاء الدین حلقہ شہر میں منعقد ہونا تھا لیکن ذرائع آمد و رفت کی خرابی کے باعث زعماء کی آمد پر تقریباً پونے گیارہ بجے زیرِ صدارت مکرم محمد اسلم صاحب صابر قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ اجلاس شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ ڈاکٹر احمد حسن صاحب نائب ناظم ضلع گجرات نے خوش الحانی سے کی۔ بعد ازاں قائد صاحب تجنید نے عہد دہرایا اور اس کے بعد مرکزی لائحہ عمل کی روشنی میں زعماء کو ہر شعبہ کے متعلق واقفیت بہم پہنچائی گئی کیونکہ زعماء شعبوں کی تعریف و توصیف سے ناآشنا تھے۔ یہ کام خاکسار (ناظم انصار اللہ ضلع گجرات) اور مکرم قائد صاحب تجنید نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ بالآخر ایک بجے کے قریب دعا ہوئی اور دوستوں نے مکرم غلام رسول صاحب زعیم مجلس منڈی بہاء الدین حلقہ شہر کے مکان پر کھانا تناول فرمایا اور بعدہٗ مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ جمعہ کی نماز کے بعد اجلاس عام شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم محمد علی صاحب بھروانہ مربی سلسلہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و عہد اور نظم خوانی کے بعد مکرم صوبیدار بدر عالم صاحب نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر تقریر کی اور انصار اللہ کو مالی قربانی اور وقت کی قربانی ہر دم پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔ مکرم صوبیدار صاحب کے بعد محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر قائد تجنید نے فریضۂ تبلیغ کے موضوع پر بڑے پیارے انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ انصار اللہ کے ہر فرد کا اولین فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو پیغام حق پہنچائیں۔ مکرم پروفیسر صاحب کے بعد خاکسار نے بتایا کہ خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کیا جا سکتا ہے اور اگر اُس سے تعلق قائم ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت اس شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ آخر میں محمد علی بھروانہ مربی سلسلہ کی تقریر کے بعد

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

(رپورٹ ناظم انصار اللہ ضلع گجرات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# لندن میں جلسہ یوم مصلح موعود رضؓ

(مرتبہ مکرم منیر الدین شمس صاحب۔ نائب امام مسجد لندن)

خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ہمیشہ اپنے انبیاء اور مقربین کی مدد فرماتا ہے اور ان کے دشمنوں کو بالآخر ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنا پورا زور لگاتے ہیں کہ کسی طرح خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں لیکن دوسری طرف خدا تعالیٰ اپنے ان نیک بندوں کی صداقت لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے مختلف نشانات دکھاتا ہے اور آئندہ ہونے والے واقعات کی خبریں ان کے ذریعہ لوگوں کو بتاتا ہے تاکہ یہ باتیں پوری ہو کر ان کی صداقت کی دلیل ہوں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ کا اسی قسم کا معاملہ رہا خدا تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ بھی بہت سے نشانات دکھائے اور آپ کے ذریعہ بھی بہت سی پیش خبریاں بتائی گئیں۔ ان میں سے ایک عظیم مصلح کے متعلق بھی تھی کہ وہ آپ کی نسل میں سے پیدا ہوگا اور دین کی بہت زیادہ خدمت بجا لانے کی وجہ سے ساری دنیا میں شہرت پائے گا۔ چونکہ اس پیش گوئی کے متعلق اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع کیا گیا تھا اس لئے اس کی مناسبت سے اپنی سہولت کے مطابق اس کے لگ بھگ تاریخوں میں جماعتیں جلسے منعقد کر کے اس پیش گوئی کی عظمت اور مصلح موعود کی پیش گوئی میں مذکورہ مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتی ہیں

امسال جماعتہائے احمدیہ برطانیہ نے یہ جلسہ ۲۴ فروری بروز اتوار کو منانے کا فیصلہ کیا کیونکہ اتوار کے روز دفاتر وغیرہ بند ہوتے ہیں اور دوست بآسانی شمولیت کر سکتے ہیں۔ اس غرض سے بذریعہ اخبار اور ٹیلیفون جملہ جماعتوں کو اطلاع کر دی گئی تھی۔

لندن میں مسجد فضل سے ملحقہ وسیع محمود ہال میں ۲۴ فروری کو اس عظیم الشان پیش گوئی کی یاد میں جلسہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن و مشنری انچارج یوکے کی صدارت میں ہوا۔ جلسہ ½ ۳ بجے بعد دوپہر شروع ہوا اور ابتداء ہی سے دوست کافی تعداد میں تشریف لے آئے اور کچھ ہی دیر بعد حاضرین کی تعداد ۳۵۰ کے قریب ہو گئی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم شریف احمد صاحب اشرف نے پڑھی۔ سب سے پہلی تقریر انگریزی میں تھی جو خاکسار نے کی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں پیش گوئی کی غرض و غایت اور اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اسلام کے دفاع میں براہین احمدیہ تحریر فرمائی تو آپ کی ہر طرف سے مخالفت شروع ہو گئی۔ دوسری طرف مسلمانوں نے بھی غیروں کا ساتھ دیا حالانکہ اس وقت آپؑ کا کوئی دعویٰ نہ تھا۔ آپؑ صرف یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ اسلام سچا مذہب ہے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے ایک برحق نبی ہیں۔ علاوہ ازیں قادیان کے آریہ دوستوں نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ آپ یورپ اور امریکہ والوں کو کہتے ہیں کہ کوئی زبردست اور خارق العادت نشان دیکھنے آپ کے پاس آئیں جو اسلام کی صداقت کے اظہار کا موجب ہوگا لیکن ہم جو آپ کے پاس رہتے ہیں ہم اس بات کے زیادہ مستحق ہیں اس لئے آپ ہمیں یہ نشان ضرور دکھائیں۔ چنانچہ حضور نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی حاصل کر کے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا اور چالیس دن کیلئے چلہ کیا۔

اسی دوران جن بہت سے امور غیبیہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو اطلاع دی ان میں سے ایک عظیم بیٹے کی بھی خبر تھی جو بہت سی صفات کا حامل ہوگا اور اسلام کی خدمت بجا لانے کی وجہ سے ساری دنیا میں شہرت پائے گا وغیرہ اور اس کی اشاعت بھی آپ نے ہوشیار پور میں فرما دی۔ بعد میں یہ اعلان بھی فرما دیا کہ وہ بیٹا ۹ سال کے اندر اندر پیدا ہوگا۔ چنانچہ وہ بیٹا حضرت سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے وجود میں ظاہر ہوا اور ان تمام صفات کا حامل ثابت ہوا۔ خاکسار نے پیش گوئی کے الفاظ بھی بیان کئے اور ان کا ترجمہ انگریزی میں بھی بتایا اور بیان کیا کہ پیش گوئی پوری ہو کر اسلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور حقانیت کے اظہار کا موجب ہوئی۔

خاکسار کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب آف کرائیڈن نے خوش الحانی کے ساتھ نظم سنائی اور پھر مکرم ہاشم سعید صاحب قائد خدام الاحمدیہ لندن نے انگریزی میں "پیش گوئی کے حقیقی مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ" کے بعض اوصاف حمیدہ پر روشنی ڈالی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض ایسے کارناموں کا ذکر کیا جن کی بدولت جماعت کو استحکام نصیب ہوا اور منافقین و مخالفین سلسلہ اپنے مذموم ارادوں میں بری طرح ناکام و نامراد ہوئے

بعدہٗ مکرم سید امتیاز احمد شاہ صاحب نے اپنی ایک نظم پڑھی جو خلافت جوبلی کے موقعہ پر آپ نے نیروبی میں کہی تھی اور پھر مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ ہالینڈ و انڈونیشیا نے اردو میں خطاب کرتے ہوئے ایک نئے انداز میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام سے مماثلت بیان کی۔ اس خطاب کے بعد مکرم محمد ایوب صاحب ندیم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منظوم کلام میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور پھر آخر میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے خطاب فرماتے ہوئے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کی تشریح نہایت عمدہ رنگ میں بیان فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ شعائر اللہ سے مراد وہ نشانات ہیں جن کو دیکھ کر خدا شناسی میں مدد ملتی ہے۔ نیز جن سے خدا تعالیٰ کی طرف راہنمائی ہو۔ ان کی تعظیم کی جانی ضروری ہے۔ تعظیم سے مراد ان کی عبادت نہیں بلکہ ان خوبیوں کا وقتاً فوقتاً بیان ہے تاکہ اس سے لوگوں کو ان کی حقیقت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا پتہ چلے اور ان کے مقاصد کی تکمیل کیلئے کوشش کرنا ہے۔

آپ نے مصلح موعود کی پیش گوئی کا مصداق کون ہے، کی تعیین کے سلسلہ میں بعض دوستوں کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتے ہوئے بتایا کہ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار واجب الاظہار کے ذریعہ اس کی تشریح فرما دی تھی کہ وہ موعود پسر ۹ سال کے اندر اندر پیدا ہوگا اور یہاں تک وضاحت فرما دی تھی کہ وہ تیرے ہی تخم سے اور تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ پھر آپ نے "فضل عمر" کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ۹ سال کے اندر اندر پیدا ہونے والا پسر موعود عمر والا ہوگا۔ نیز جو فضیلت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو امت مسلمہ میں حاصل ہے یعنی خلیفۃ الرسول الثانی ہونے کی۔ یہی فضیلت حضرت فضل عمر کو جماعت احمدیہ میں حاصل ہوئی یعنی آپ بھی دوسرے خلیفۃ المسیح ہوئے۔ چنانچہ تاریخ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اس پیش گوئی کا حرف حرف صحیح ہے اور اس کے حقیقی مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ اس کے بعد محترم شیخ صاحب نے ابتدائی بزرگوں کے تاثرات بیان کئے کہ ان بزرگوں کا مصلح موعود کے متعلق کیا خیال تھا کہ کب ہوگا اور کون ہے جو اس زمانہ میں حضرت پیر منظور محمد صاحب نے چودہ نکات پر مشتمل اس سلسلہ میں ایک مضمون لکھا اور جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کو دکھایا تو آپ نے فرمایا کہ ہم تو پہلے ہی یہ سمجھتے ہیں کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ چنانچہ حضرت پیر صاحب کی درخواست پر آپ رضؓ نے یہ بات اپنے دستخطوں کے ساتھ لکھ کر دی۔

علاوہ ازیں محترم شیخ صاحب نے بتایا کہ پیش گوئی میں بتایا گیا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور دین اسلام اور کلام اللہ کا مرتبہ اس سے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ تفسیر قرآن اور اسلام کے متعلق دو سو کے قریب کتب آپ کی طرف سے اس پر شاہد ناطق ہیں اور اسی طرح یہ کلام اللہ کے مرتبہ کے ظہور کا موجب ہوئیں اس کے علاوہ اس عظیم بیٹے کی خبر تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ فرما کر دی تھی کہ يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور انہیں اولاد عطا ہوگی اس سے یہ مراد تھا کہ وہ شادی بھی غیر معمولی ہوگی اور اس سے اولاد بھی غیر معمولی ہوگی۔ عام شادی اور عام اولاد تو قریباً ہر ایک کے ہوتی ہے۔ پس خاص طور پر خبر دینے سے یہی منشاء تھا کہ یہ خبر مسیح موعود کے حق میں نہایت اہمیت کی حامل ہے۔

آخر میں آپ نے مقررین و حاضرین کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے تعاون کیا۔ اجتماعی دعا کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

## ٹیبل ٹینس میچ

گذشتہ سے پیوستہ سال مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام یہ انتظام کیا گیا تھا کہ پیش گوئی مصلح موعود کے جلسہ کے موقع پر

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اعلانات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

## سالانہ مقابلہ مضمون نویسی

عنوان :- غزوہ احزاب کا مجمل دستی ہزار الصلاۃ و السلام

نقد انعامات :- اول انعام سات سو روپے، دوم انعام پانچ سو روپے، سوم انعام تین سو روپے۔ آخری تاریخ :- ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء

## مطالعہ کتب

۱۵ اپریل / شہادت میں خدام کے مطالعہ کے لئے "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(ارجو کہ خدام کا سالانہ امتحان کو کور امتحان رہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

---

## ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ مارچ ۱۹۸۰ء کے وی پی

خریداران ماہ نامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہ نامہ تشحیذ الاذہان کے جن خریداران کا چندہ ختم ہے ان کو رسالہ نہیں بھجوایا گیا۔ بلکہ ان کی خدمت میں بذریعہ وی پی رسالہ بھجوایا جا رہا ہے۔ براہ کرم وی پی آنے کا انتظار نہ فرمائیں اور وی پی آنے پر وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

---

## زعماء کرام انصار اللہ متوجہ ہوں

سال رواں کی پہلی سہ ماہی اختتام پذیر ہو رہی ہے۔ زعماء کرام سے گذارش ہے بجٹ کے مقابل کم از کم تدریجی وصولی مرکز میں ضرور ارسال کریں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

---

## یقینی اطلاع :- لندن میں جلسہ یوم مصلح موعود

ہر سال ٹیبل ٹینس کے میچ کرائے جائیں جس میں اول آنے والے کو ٹرافی دی جائے اس مقصد کے لئے لندن جماعت کے دوست مکرم عبد الرحمن صاحب بٹ نے اپنے محترم والد مرحوم کی یاد میں ٹرافی بطور عطیہ دی۔ امسال کل چھ ٹیموں نے حصہ لیا اور لندن کے علاوہ ہیملٹن، گرین فورڈ اور کرائیڈن کی جماعتوں نے بھی شرکت کی تقسیم انعامات کے موقعہ پر مکرم ہاشم سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لندن نے مختصر سی رپورٹ پیش کی اور محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے کامیاب کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ پیش گوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے لندن کے علاوہ سکاٹلینڈ، یارکشائر اور مڈل سیکس کی جماعتوں میں بھی منعقد ہوئے۔

---

## مقابلہ مضمون نویسی برائے اطفال و ناصرات

ہر سال اطفال و ناصرات کا علمی و ادبی ذوق اجاگر کرنے کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ایک مقابلہ مضمون نویسی ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کے لئے عنوان "سیرت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ" ہے۔ اول، دوم اور سوم آنے والوں کو دو سو، ڈیڑھ سو اور ایک سو روپے نقد بطور انعام دیئے جائیں گے۔ یہ مضمون کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات فل سکیپ صفحات پر مشتمل ۳۱ جولائی ۱۹۸۰ء تک اطفال الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

# قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ اپنی ایک نشست میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی۔

کہ محمد یاسین صاحب ربانی کے والد محترم جناب حکیم عبد الغنی صاحب قریباً ایک سال سے بواسیر کے جان لیوا مرض میں مبتلا تھے۔ مرحوم خود بڑے اچھے یونانی حکیم تھے۔ اس لئے خود ہی اپنا علاج کرتے رہے لیکن جب افاقہ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو دوسرے ڈاکٹروں سے رجوع کیا مگر دراصل مرض جگر سرطان کی صورت اختیار کر چکا تھا۔ ۲۹ جنوری ۱۹۸۰ء آپ اپنے خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ایک دیندار گھرانہ سے تعلق رکھتے تھے خاصی زمین کے مالک تھے لیکن خدمت خلق کے جذبہ کے پیش نظر طبابت کا پیشہ اپنائے ہوئے تھے۔ ہزاروں دکھی انسانوں کو علاج کر کے تکالیف سے نجات دلائی۔ سب سے بڑی خوبی آپ کی یہ تھی کہ مریضوں کے لئے دوا کے ساتھ ساتھ دعا بھی کرتے تھے۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں احمدیت قبول کی۔ باوجود شدید تکالیف دیئے جانے کے آپ کے پائے استقلال میں ذرہ لغزش نہ آئی اور بڑی زندہ دلی اور عالی حوصلگی سے ان کا مقابلہ کرتے رہے۔

آپ مجسم علم اور صفات حسنہ تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے بڑی سختی سے پابند اور دینی مسائل سے اچھی طرح آگاہ تھے۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ اسی وجہ سے آپ نے اپنے لخت جگر محمد یاسین ربانی کو دین کے لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل کروایا اولاد کی تعلیم و تربیت کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ مہمان نواز، ملنسار، منکسر المزاج اور شیریں زبان کے مالک تھے۔ قرآن کریم سے بڑا عشق تھا اور اس کی تلاوت بڑے خشوع اور خضوع سے کیا کرتے تھے۔

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل ربوہ برادرم محمد یاسین صاحب ربانی کی والدہ ماجدہ اور تمام بہنوں بھائیوں اور دیگر پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اللھم نضرہ وادخلہ فی اعلیٰ علیین۔ آمین اللھم آمین۔

(زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ)

---

# دعائے مغفرت

برادرم عزیز احمد صاحب راجیکی ابن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی ہارٹ اور جعرات کی درمیانی شب سحری کے وقت بعمر ۵۶ سال وفات پا گئے دس یا سہ روز ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے طبیعت ناساز رہی اور دل کی تکلیف بھی بڑھ گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت جنازہ صدر خدام الاحمدیہ مکرم محمود احمد صاحب شاہد نے پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے نماز جنازہ مورخہ ۳۰-۳-۸۰ مسجد مہدی کے قریب ادا کی گئی احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(مبشر احمد راجیکی)

---

## دعائے نعم البدل :-

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ چک ۱۰۰ افتح ضلع بہاولنگر کا پوتا عطاء الحق بعمر ۴ ماہ بقضائے الٰہی مورخہ ۲۴ مارچ کو وفات پا گیا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم بچے کے والدین اور اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین۔

(نذیر احمد خادم قائد ضلع بہاولنگر چک ۱۸۴/۷-R ۵-R خواص ضلع بہاولنگر)

**ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام : بنی نوع انسان کی سچی ہمدردی کریں : (ناظر بیت المال آمد)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

## ۲۰

| | |
|---|---|
| مکرمہ سعید مجید صاحبہ اہلیہ مجید احمد صاحب ربوہ | ۲۰/- روپے |
| مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ ۔ سرگودھا | ۱۰/- " |
| مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ | ۳۰/- " |
| " قریشی محمد عبداللہ صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ | ۱۰/- " |
| مکرمہ شمس النساء صاحبہ اکور آف لندن | ۲۵/- " |
| مکرم عبدالرشید صاحب | ۱۰/- " |
| مکرمہ امۃ القدیر صاحبہ بنت عبدالحمید خان صاحب ربوہ | ۲۰/- " |
| مکرم سرور احمد صاحب از طرف والدہ امۃ النصیر صاحبہ | ۵۰/- " |
| مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ " " " | ۵۰/- " |
| " اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب ربوہ | ۲۰/- " |
| مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر سابق ناظر اعلیٰ ربوہ | ۱۰/- " |
| " چوہدری اختر احمد صاحب دینس چک ۲۳ جی۔ڈی کمل ساہیوال | ۱۵۰/- " |
| " لطف اللہ صاحب دارالصدر ربوہ | ۱۱/- " |
| مکرمہ اہلیہ مرزا عبدالحمید صاحب دارالفضل چھوٹی ربوہ | ۲۰/- " |
| " صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ چوہدری جلال دین صاحب c/o چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ | ۱۵۰/- " |
| مکرم سید علی صاحب ہاشمی چھور چک ۱۱۲ شیخوپورہ | ۱۹/۲۵ " |
| مکرمہ بلقیس اخوند فیاض احمد صاحب لاہور کینٹ | ۱۵۰/- " |
| مکرم محمد ناصر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور | ۱۰۰/- " |
| " مبارک ساہجا صاحب حلقہ مسجد فضل فیصل آباد | ۴۱/- " |
| " عبدالکریم صاحب " " " | ۵۰/- " |
| " آفتاب احمد صاحب " " " | ۲۰/- " |
| " عبدالباسط صاحب تمر " " " | ۱۰/- " |
| " محمد مشتاق صاحب جناح کالونی " | ۱۰/- " |
| " شیخ عبدالکریم صاحب " " | ۱۰/- " |
| " ملک عبدالسلام صاحب " " | ۱۰/- " |
| " عبدالکریم صاحب " " | ۱۰/- " |
| " شیخ عبداللطیف صاحب " " | ۱۰/- " |
| مکرمہ امۃ المتین زوجہ عبدالکریم صاحب " " | ۱۰/- " |
| مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب " " | ۱۰/- " |
| " سعید طاہر شاہد فرحت منصور بٹالہ کالونی " | ۱۰/- " |
| " چوہدری محمد یعقوب خان صاحب " " | ۱۰/- " |
| " شیخ عبدالقادر صاحب خادم کریم نگر " | ۱۰/- " |
| " مرزا منظور احمد صاحب سمن آباد " | ۱۰/- " |
| " " " " " " | ۱۰/- " |
| " " " " " " | ۱۰/- " |
| مکرمہ نصرت طاہرہ صاحبہ " " | ۵۰/- " |
| مکرم چیمہ اختر صاحب " " | ۵۰/- " |
| " شیخ سلیم احمد صاحب " " | ۵۰/- " |
| " مرزا منظور احمد صاحب " " | ۱۰/- " |
| مکرمہ امینہ فخر صاحبہ " " | ۱۰/- " |
| مکرم ڈاکٹر محمد امین صاحب ناصر پیپلز کالونی " | ۱۰/- " |
| مکرمہ تسنیم صاحبہ اہلیہ قاری منیر احمد صاحب " " | ۱۰/- " |
| " سلطانہ سہیل صاحبہ " " | ۲۰/- " |

(باقی)

# وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

**مسل نمبر ۲۴۴۰۴:**

میں محمد اکرم خالد ولد محمد طفیل صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹھی ۱۵/A النور دارالصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرا یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد اکرم خالد کوٹھی النور ۱۵/A دارالصدر شمالی ربوہ۔ گواہ شد: چوہدری عبدالواحد ولد چوہدری چراغ دین صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ۔ گواہ شد مولوی دوست محمد شاہد ولد حافظ محمد عبداللہ صاحب مرحوم دارالصدر شرقی ربوہ۔

**مسل نمبر ۲۴۴۰۵:**

میں امۃ الجمیل زوجہ چوہدری اسداللہ باجوہ قوم ساہی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود پور ۵۵/۲ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر ۲۰،۰۰۰/- روپے (۲) زیور طلائی وزنی ۷½ تولہ مالیتی ۳۵۰۰/- روپے (۳) ایک عدد ہیرے کی انگوٹھی اور تیلی ۵۰۰۰/- روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جہیز خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ امۃ الجمیل زوجہ چوہدری اسداللہ باجوہ ساکن محمود پور ۵۵/۲ ۔P.O. اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔ گواہ شد۔ ذکی اللہ باجوہ ولد چوہدری نصراللہ خان صاحب باجوہ محمود پور چک ۵۵/۲ ضلع ساہیوال۔ گواہ شد۔ حافظ محمد صدیق ولد قریشی محمد شفیع مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ الف بلاک کالج روڈ اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

**مسل نمبر ۲۴۴۰۶:**

میں ڈاکٹر عبدالشکور میاں ولد چوہدری عبدالستار صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال پیدائشی احمدی ساکن رشید سٹریٹ ۱۵ غلام نبی کالونی سمن آباد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے ۱۱۵۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ڈاکٹر میاں عبدالشکور ولد چوہدری عبدالستار صاحب رشید سٹریٹ ۱۵ غلام نبی کالونی پرنٹنگ سمن آباد۔ لاہور۔ گواہ شد۔ عبدالستار موصیت ۳۹۸۸۔ امین حلقہ سمن آباد۔ لاہور۔ گواہ شد۔ ملک منظور احمد خان وصیت ۳۹۰۸ خزانچی سیکرٹری حلقہ سمن آباد۔ لاہور۔

---

ویہی جماعتیں لازمی چندے جلد از جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔ (نظارت بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## مجلس مشاورت کی تفصیلی روداد (بقیہ صفحہ اوّل)

ترمیم کے ساتھ سب کمیٹی نے قبول کر کے قواعد طے کئے ہیں۔

رانا محمد خالد نے بعد ازاں حضور کی ہدایت پر مشورہ دینے کے لئے احباب کے نام طلب فرمائے۔ چنانچہ نصر اللہ خان صاحب اوکاڑہ انور احمد صاحب چونیاں، عبدالغنی صاحب کراچی صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب ربوہ۔ اقبال احمد صاحب، ادریس نصر اللہ صاحب، صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، اور حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے باری باری آکر حضور کی خدمت میں مشورہ پیش کیا۔

حضور نے دوران بحث فرمایا کہ یہ کوئی اضافی فائدہ نہیں ہے بلکہ استثناء ہے اس وجہ سے ہم یہ بات کر رہے ہیں۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرنے کے بعد حصہ وصیت کی ادائیگی ہونی چاہیئے۔

اکثر مقررین نے نئے مجوزہ نظام کو غیر تسلی بخش قرار دیا۔ ان احباب کی آراء سننے کے بعد حضور نے فرمایا:

"جو چیز سامنے آئی ہے، اس سے پتہ لگا ہے کہ یہ قواعد پختہ نہیں ہیں اور ان پر مزید غور و خوض کی ضرورت ہے اس کے لئے ایک سال اور دیا جاتا ہے اور عارضی طور پر جزوی اور کلی تخفیف کا دروازہ کھلا ہے۔ مجلس کارپرداز کی اجازت سے موصی ایسا کر سکتے ہیں۔ اس سال اس پر دوبارہ غور کیا جائے۔ اور اگلی مجلس مشاورت میں اس پر دوبارہ غور ہو۔"

(باقی)

## وقف جدید اچھا کام کر رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید اچھا کام کر رہی ہے لیکن اس کے کام میں بھی حسن پیدا ہونا چاہیئے اور جماعت کو کام کرنے والوں کی تعداد بڑھانی چاہیئے اور کام کرنے کے لئے جس سرمایہ کی ضرورت ہے وہ مہیا ہونا چاہیئے۔"

سیکرٹری صاحبان وقف جدید توجہ فرمائیں اور سال رواں کا بجٹ جلد از جلد تیار کر کے دفتر ہذا کو بھجوا دیں۔ نیز ساتھ ساتھ وصولی بھی جاری رہنی چاہیئے۔ تاکہ اختتام سال تک سو فیصدی ممکن ہو سکے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

## الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں ہے مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپے ہوگی۔ لیکن تاریخ نگاروں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل لاہور ۲۸ اپریل ۱۹۴۸ء)

## چوہدری سعادت احمد خان صاحب کارکن تحریک جدید کی اچانک وفات

### اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

میرے چھوٹے بھائی عزیز چوہدری سعادت احمد خان صاحب نزد انچی صیغہ امانت تحریک جدید ربوہ مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بوقت سوا ایک بجے دوپہر حرکت قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیز مرحوم مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے بیٹے تھے۔ عزیز مرحوم خوش طبع راضی برضائے الٰہی۔ خوش اخلاق۔ غمگسار۔ ملنسار۔ فرض شناس۔ خاموش طبع اور مخلص احمدی تھے۔

حقوق العباد کی ادائیگی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور ہمیشہ بات کرتے وقت خیال رکھتے کہ مخاطب کی حوصلہ شکنی نہ ہو۔ اسی وجہ سے آپ نہ صرف اپنے عزیز و اقارب اور احمدی احباب میں بلکہ غیر از جماعت دوستوں میں بھی مقبول تھے۔

مرحوم نے ایک موقعہ پر اپنے والد مرحوم سے عہد کیا تھا کہ میں تاحیات سلسلہ احمدیہ کی خدمت کروں گا۔ الحمد للہ کہ مرحوم نے اپنے اس عہد کو مرتے دم تک خوب نبھانے کی توفیق پائی۔ قریباً ۲۲ سال تک تحریک جدید میں خدمت سلسلہ میں مصروف رہے۔ مورخہ ۲۲ مارچ کو بعمر ۴۳ سال سوا ایک بجے بعد دوپہر تک دفتر میں کام کرنے کے بعد دوپہر کے وقفہ کے دوران گول بازار میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے۔ مورخہ ۲۳ مارچ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثرت سے احباب جماعت شامل ہوئے۔ بعد ازاں مرحوم کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے قبرستان میں دفن کیا گیا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلندی درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں جو کہ سب غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر اور کفیل ہو آمین۔ چوہدری کرامت احمد خان فضل عمر ہسپتال ربوہ


### قاعدہ یسرنا القرآن

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اب قاعدہ یسرنا القرآن کے حصول کے سلسلہ میں مبارک احمد خالد منیجر مکتبہ یسرنا القرآن الیوان محمود ربوہ کے پتہ پر خط و کتابت فرمایا کریں۔

انچارج مکتبہ یسرنا القرآن ربوہ

### کراچی میں

حضرت حکیم نظام جان صاحب رح کے فرزند اور جانشین

جناب حکیم عبدالحمید اعوان

۳ اپریل تا ۱۳ اپریل

مکان نمبر 929-C طارق روڈ P.E.C.H. سوسائٹی میں قیام کریں گے ضرورتمند مریض اور مشورہ چاہنے والے ۸ بجے صبح تا ۱۱ بجے قبل دوپہر تک تشریف لا سکتے ہیں۔

(منیجر مشہور دواخانہ گوجرانوالہ)

### کرایہ کے لئے باموقعہ دوکانیں

گول بازار کے مرکزی حصہ میں چند انتہائی باموقعہ دوکانیں کرایہ کے لئے خالی ہیں۔ ضرورتمند احباب بالمشافہ ملیں۔ اگر کوئی صاحب زیادہ ایریا چاہتے ہوں تو دو یا تین دوکانوں کو ملا کر بڑا کیا جا سکتا ہے۔

میاں روشن دین ۱۲/۱۵ گولبازار ربوہ

### دمہ کورس

ASTHMA COURSE

دمہ کیور ASTHMA CURE ۱۵/

دمہ ریلیف ASTHMA RELIEF ۲۰/-

چھاتی ٹانک LUNGS TONIC ۵/-

میزان ۴۰/- ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/-

تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر منگوائیں

کیور میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان۔ لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ

فون نمبر ۶۰۷/۶۰۶

### فیصل آباد

انصاری شیشہ کاروباری علاقہ بالمقابل احمدیہ مسجد فضل دوکان حالت اچھی قیمتاً دستیاب ہے۔

رابطہ کیلئے۔

آرسیکو ٹریڈرز

فون ۲۸۳۱۵ فیصل آباد


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴